الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

سیریل نمبر 5909 — نام: شہزاد
فتوی نمبر ۱۰۲۶م — پتہ: کراچی، پاکستان
تاریخ 2/3/2009 — موضوع: تنخواہ کی کٹوتی
ای میل — کاتب: فخر الاسلام

میں جس کمپنی میں ملازمت کرتا ہوں وہاں پر تین دن دیر سے آنے پر ایک دن کی چھٹی کاٹ لی جاتی ہے کیا یہ شریعت کے حساب سے صحیح ہے۔ برائے مہربانی جواب ارسال کریں شکریہ۔

الجواب حامدًا ومصلیًا

متعلقہ کمپنی کی طرف سے مذکورہ طریقہ پر تنخواہ کٹنے کا یہ اصول اور ضابطہ ہو اور ملازم کی شروع تقرری کے وقت ہی اس کو بتا دیا جاتا ہو اور تنخواہ بھی یومیہ گھنٹوں کے اعتبار سے دی جاتی ہو تو اس صورت میں جتنا وقت بغیر اطلاع کے غیر حاضری ہو اتنے وقت کی تنخواہ منہا کر لینا شرعًا بھی جائز اور درست ہے۔

جبکہ کم وقت کی غیر حاضری پر پورے دن یا اس سے زیادہ وقت کی تنخواہ کی کٹوتی جائز نہیں بلکہ تعزیر مالی ہونے کی بنا پر ممنوع ہے جس سے احتراز لازم ہے۔

وفی الشامیة: لا یمنع فی المصر من اتیان الجمعة ویسقط من الأجر بقدر اشتغاله ان کان بعیدًا وان قریبًا لم یحط شیٔ فان کان بعیدا او اشتغل قدر ربع النہار یحط عنه ربع الأجر اھ (ج۶ ص۷۰)

وفی بدائع الصنائع: عن ابی حنیفة رح فی رجل استاجر رجلًا یذهب الی البصرة فیجیٔ بعیاله فذهب (الی قوله) له من الأجر بحسابه اھ (ج۴ ص۲۰۶)

وفی فتح القدیر: قوله: فجاء بمن بقی فله الأجر بحسابه (الی قوله). فاذا أوفی لبعض المعقود علیه دون البعض استحق بقدر ما أوفی وبطل بقدر ما لم یوف اھ — (ج ۸ ص۲۲) — واللّٰه اعلم

فخر الاسلام عفی عنه
دار الإفتاء جامعة بنوریة
۴ ربیع الأول ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
۵ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

دار الافتاء
۱۰۲۶م
۱۱/۳/۰۹

11/3/09